اردو ادب اور آزادی

پروفیسر ڈاکٹر روبینہ شہناز *
Prof. Dr. Rubina Shahnaz
عثمان غنی رعد **
Usman Ghani Raad

Abstract:
"Poet and artist (literary person) are the well-wishers and reflectors of society so what they observe, feel and understand better for people, present it with emotions that is why Urdu literature has always presented a lot on free thinking (Liberalism) wishes or desires, need and importance which main is the era from freedom war 1857 to 1947 and this era is consisted on poetry about freedom and prosaic verses. In getting freedom, Urdu literature has put its part and after that love for motherland and offering sacrifice have been offered this is till now and will remain always."

امتدادِ زمانہ کی عمرانی و سماجی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ بہت سی چیزیں، طاقتیں، احساسات اور جذبات پہلے دن سے ہی انسان کی سرشت میں رکھ دی جاتی ہیں اور انھیں خمیر و گِل میں گوندھ کر حاکم اعلیٰ کی طرف سے ہمیشہ کے لیے ودیعت کر دیا جاتا ہے۔ جو مرورِ ایام کی طغیانیوں سے تھپیڑے کھا کھا کر ذوق و شوق کی طویل مسافت کے بعد اعلیٰ مدارج پہ پہنچ جاتی ہیں۔ کچھ تو اپنے ساتھ ساتھ زمانے اور سماج کو عروج کی منازل طے کروانے میں حتی الوسع کوشش کرتے ہیں اور یہ کوشش ہزار ہا ناکامی کے باوجود بسیار چلتی رہتی ہیں۔ انہی خوبیوں اور طاقتوں میں عطا کردہ ایک خوبی "آزادی کی تمنا" بھی ہے۔

ہر جاندار چاہے وہ انسان ہو، حیوان ہو یا پھر چرند پرند، حشرات الارض کچھ بھی ہو، آزاد رہنا پسند کرتا ہے اور ہر ممکن آزادی کا متمنی نظر آتا ہے۔ یہ ہر جاندار کے ساتھ ساتھ انسان کی بھی

☆ صدر شعبہ اردو، نمل اسلام آباد

☆☆ استاد شعبہ اردو، نمل اسلام آباد

بنیادی خواہش بلکہ اہم ضرورت ہے۔ خدانخواستہ اگر اس ضرورت کو پورا نہ کیا جائے یا جبراً کسی کو مقہور و مجبور بنایا جائے اور اسے قید کر لیا جائے تو سوچوں کو زنگ لگ جاتا ہے اور جو ہلکی پھلکی تمنائے آزادی کی رمق باقی ہوتی ہے وہ بھی خواہش زندگی کے ساتھ ساتھ سرد پڑ جاتی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ اندازِ فکر مقیدانہ اور قنوطیت پسند ہو جاتا ہے۔ اس بات کی عکاسی حکیم الامت علامہ محمد اقبال یوں کرتے ہیں:

تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر (1)

ادب معاشرے سے اپنا خام مال اکٹھا کرتا ہے اور پھر اسے جذبات کے شعلوں میں جلا جلا کر معاشرتی رویوں کی خوشحالی کے لیے ایک ادیب پیش کر دیتا ہے۔ اس لیے ایک ادیب یا شاعر معاشرے کا سب سے بہتر نباض اور عکاس ہو سکتا ہے جو معاشرے کی رگوں میں دوڑتے فساد اور انتشار کو اپنی تدبرانہ فکر اور دور اندیشی سے پیش قدمی کر کے محبت و امن اور تعمیر و ترقی میں بدل دیتا ہے۔ اردو ادب میں آزادی اور تصور آزادی کچھ نیا نہیں بلکہ انگریزوں کی ریشہ دوانیوں اور مکاریوں کے دوران ہی کئی دور اندیش شعرا و ادبا ان کی ان سازشوں کو سمجھ گئے تھے جن کا اظہار پھر 1857ء کو کھل کر ہوا۔

انگریزی سامراج نے کھل کر خون کا کھیل کھیلا اور شعرا و ادبا نے سر عام اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر نعیم مظہر اور عثمان غنی کا تحقیقی مضمون " 1857ء سے قبل اردو شاعری میں حب الوطنی کے عناصر "(2) اس ضمن میں قابل توجہ مضمون ہے جس میں بڑی کاوش اور تحقیق سے ثابت کیا گیا ہے کہ 1857ء کی جنگ آزادی سے قبل بھی شعرا نے آزادی کے ترانے الاپے ہیں اور علامت اور استعارے میں انگریزی سامراج کو صیاد اور گل چیں کہا ہے۔ لکھتے ہیں:

> "نمائندہ شاعر میر تقی میر، مرزا محمد رفیع سودا اور خواجہ میر درد ہیں جن کی شاعری میں سوزِ وطن، سوزِ گلستاں و چمن کے استعارے اور لبادے میں نمایاں ہوتا ہے۔ اس دور کی غزلوں میں ظالموں اور غارت گروں کو گل چیں اور صیاد کا نام دے دے کر بیان کیا جاتا تھا۔"(۳)

اس کے بعد 1857ء کے دوران اور بعد میں تو شعرا و ادبا نے ایک خاص آزادی کی تمنا اور حق میں اردو ادب میں تصانیف تخلیق کی ہیں۔ بلکہ ملی اور قومی احساسات کی طرف بھی شعرا اور نثر نگاروں کی توجہ تیز تر ہو گئی اور نظموں کی طرف احساس بڑھ گیا۔ ڈاکٹر وحید قریشی لکھتے ہیں:

"اردو شاعری کو 1857ء کے بعد ملی احساسات کی ترجمانی کا وسیلہ بھی بنایا گیا اور اس طرح مسلمانوں کی فکری زندگی کے خط و خال نے اردو ادب میں اسلامی اقدار اور روایات کی پاسداری کے عمل کو شدید سے شدید تر کر دیا۔"(۴)

اس کے علاوہ اگر دیکھیں تو انگریزوں نے فکر و خیال پر بھی پہرے بٹھا دیے تھے اور سوچوں کو پابہ زنجیر کر دیا تھا۔ غالب جیسا عظیم شاعر جس نے انگریزوں کے قصیدے بھی لکھے تھے یہ شعر کہنے پر مجبور ہو گیا:

بس کہ فعال مایر ہے آج
ہر صلح شور انگلستاں کا
گھر سے بازار میں نکلتے ہوئے
زہرہ ہوتا ہے اب انساں کا
چوک جس کو کہیں وہ مقتل ہے
گھر بنا ہے نمونہ زنداں کا
شہر دہلی کا ذرہ ذرہ خاک
تشنۂ خون ہے ہر مسلماں کا(5)

اس کے علاوہ 1857 کی ناکام جنگِ آزادی کی وجہ سے خواجہ حسن نظامی نے جو دہلی کے نوحے لکھے ہیں اور کہانیوں کی صورت میں اس وقت کے شہزادے، شہزادیوں کے حالات دکھائے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اردو ادب نے آزادی کے وقت اپنا ساتھ نبھایا ہے۔ مثلاً "بیگمات کے آنسو" میں اکتیس کہانیاں غدر کے ضمن میں پیش کیں۔ "انگریزوں کی بپتا" کے تحت چودہ انگریزوں کے قصے بیان کیے۔ "محاصرۂ غدرِ دہلی کے خطوط" میں تیرہ مراسلے لکھے۔ "بہادر شاہ ظفر کا مقدمہ" میں ضمیمے کی کارروائی کے ساتھ اکتیس روز کی کارروائی بھی بیان کی۔ "غدر کے فرمان" کے عنوان سے بہادر شاہ ظفر کے جاری کردہ فرامین اور موصول شدہ عرضیاں ترتیب دیں۔ غدرِ دہلی کے اخبار، غالب کا روزنامچہ، غدر 1857ء، دہلی کی جان کنی، دہلی کا آخری سانس (معروف بہ بہادر شاہ ظفر کا

روزنامچہ) یہ سارے اردو ادب کا آزادی کے لیے حصہ ہیں۔ اس سارے تاریخی کام کو محمد اکرم چغتائی نے مرتب کیا ہے۔[6] بہادر شاہ ظفر کے دور میں دہلی، شعرا کا مرکز سمجھی جاتی تھی۔ امداد صابری کی کتاب "1857 کے مجاہد شعرا" کا بغور مطالعہ کریں تو اندازا ہوتا ہے کہ پچاس کے قریب شعرا اس ناکام جنگ میں کام آئے۔ تذکرہ "گلستانِ سخن" جو 1854ء کو مرقوم ہوا میں دہلی کے شعرا کی تعداد 375 بتائی جاتی ہے۔ڈاکٹر گوپی چند نارنگ لکھتے ہیں:

”ان میں سے اکثر شعرا نے اپنے قلم سے تلوار کا کام لیا اور انگریزوں کے خلاف نظمیں لکھیں۔ایسے شعرا بہت کم ہیں جو خاموش تماشائی بنے رہے۔“[7]

1857 کے پر آشوب دور کے بعد نوے سال کا ایک مسلسل دور چلتا ہے جس میں بڑے بڑے صاحب کمال اور جوہر کی نمود کرنے والے در نایاب شخص پیدا ہوئے۔ ہر ایک نے اپنی آزادی فکر کے خیالات کے لیے اردو زبان کو ذریعہ اظہار بنایا جن میں سب سے معتبر نام ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کا ہے جنھوں نے اپنے افکار،، خیالات اور نظریات سے برصغیر کے مسلمانوں میں آزادی کا جذبہ ابھارا۔

بندگی میں کٹ کے رہ جاتی ہے اِک جوئے کم آب
اور آزادی میں بحرِ بے کراں ہے زندگی[8]

انگریز سامراج اور دشمنوں کے ناک میں دم کرنے والے شاعر جوش ملیح آبادی نے بھی اردو شاعری اور نثر کی بدولت مقدور بھر اردو ادب میں آزادی کے ضمن میں حصہ ڈالا۔ ان کی پہلی کتاب "روحِ ادب" سے ہی ان کے اندر انقلابی، باغیانہ اور آزادانہ روش کے خیالات جنم لیتے نظر آتے ہیں۔ ان کی نظم "وطن" جو انھوں نے 1918 میں لکھی اِک انمول حب الوطنی اور آزادی کی تمنا لیے نظم ہے۔ اپنی کتاب ”شعلہ و شبنم“ میں ایک قطعہ ”لمحہ آزادی“ کے نام سے لکھتے ہیں:

سنو اے بستگانِ زلفِ گیتی ندا کیا آ رہی ہے آسماں سے
کہ آزادی کا اِک لمحہ ہے بہتر، غلامی کی حیاتِ جاوداں سے[9]

عبید اللہ قدسی کی کتاب "آزادی کی تحریکیں"[10] اردو ادب میں ایک اہم اضافہ ہے۔ جس نے آزادی کی فکر، اہمیت، نظریہ اور ضرورت کو اردو ادب کے دامن میں موتیوں کی طرح ڈال دیا ہے۔ جس کے پیش لفظ میں سابق وزیر اعظم پاکستان چودھری محمد علی لکھتے ہیں:

”پاکستان وجود میں آنے کے اسباب اور اس برصغیر کے مسلمانوں کی جد وجہدِ آزادی کے تذکرے کے بغیر پاکستان کی تاریخ سمجھ میں نہیں آسکتی۔ اس لیے پاکستان جیسے نظریاتی ملک کے استقلال اور اس کی ترقی کے لیے ہمیشہ اس کی تاریخ پیش نظر رہنا ضروری ہے۔“ (11)

پاکستان کی آزادی اور اس ملک کے آزادانہ حصول میں جن تحریکوں کی کوششیں کسی بھی طریقے سے جاری وساری رہیں ان تحریکوں کی کاوش پر مبنی اردو ادب میں یہ ایک اہم کتاب ہے۔

پاکستان کی آزادی اور قیام میں جن نظریاتی اور عملی اساس پر مبنی تحریکوں نے کام کیا ان میں "تحریک مجدد الف ثانی" "تحریک شاہ ولی اللہ" اور "تحریک سید احمد شہید" شامل ہیں۔ پس منظری طور پر جن تحریکوں نے اپنا حصہ ڈالا ان میں "تحریکِ خلافت"، "تحریکِ ریشمی رومال"، "تحریک احرار" اہم ہیں اور جن تحریکوں نے پاکستان کی راہیں ہموار کیں اور اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ان میں "تحریک سرسید" اور "تحریک مسلم لیگ" شامل ہیں۔ مندرجہ بالا تحریکوں پر اردو میں کام کرنا آزادی کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے اردو ادب کا حصہ ڈالنا ہے۔

کشمیر کی آزادی پر بھی کئی کتابیں اردو میں لکھی گئیں جن میں سرفہرست "تحریک آزادی کشمیر (اردو ادب کے آئینے میں)" از فتح محمد ملک اور "آزادی کی تلاش" از محمد فاروق رحمانی جو جموں وکشمیر پیپلز لیگ کے سابقہ چیئر مین ہیں۔

پاکستان بننے کے بعد بھی آزادی کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اردو شعرا اور نثر نگاروں نے بھرپور حصہ لیا۔ مثلاً 1965ء کی جنگ کے دوران اور بعد میں لکھے آزادی وطن اور وطن کی محبت میں گیت اور نظمیں ادارہ مطبوعات پاکستان نے "جنگ ترنگ" کے نام سے کل نظموں کا عشر عشیر چھاپا ہے جن کی تعداد تقریباً 600 ہے۔ یہ جون 1967ء کو راولپنڈی سے چھپا۔

دائم آباد تیری حسین انجمن
اے وطن اے وطن
تیرے کھیتوں کا سونا سلامت رہے
تیرے شہروں کا سکھ تاقیامت رہے
تا قیامت رہے یہ بہارِ چمن
اے وطن ، اے وطن (12)

حوالہ جات

1۔ محمد اقبال، علامہ، کلیاتِ اقبال، اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2015ء، ص528

2۔ نعیم مظہر، ڈاکٹر، عثمان غنی، "1857ء سے قبل اردو شاعری میں حب الوطنی کے عناصر" مشمولہ "تحقیقی زاویے"، سہ ماہی، شمارہ نمبر 8، الخیر یونیورسٹی، بھمبر، آزاد کشمیر، 2016ء، ص103

3۔ ایضاً ص205

4۔ وحید قریشی، ڈاکٹر، "اردو ادب میں عید الفطر" مشمولہ اردو نثر کے میلانات" لاہور، مکتبہ عالیہ، 1986ء، ص127

5۔ عبادت بریلوی، ڈاکٹر، "جنگ آزادی اور اردو ادب"، مشمولہ "علمی و ادبی پہلو" مرتبہ محمد اکرم چغتائی، لاہور، سنگ میل پبلیکیشنز، 2007، ص620

6۔ چغتائی، محمد اکرم، "مجموعہ خواجہ حسن نظامی 1857ء" لاہور، سنگ میل پبلیکیشنز، 2007ء

7۔ گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر، "1857ء اور اردو شعرا" لکھنؤ، نگار، 1975ء، ص40

8۔ محمد اقبال، علامہ، کلیاتِ اقبال، اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2015ء، ص288

9۔ جوش ملیح آبادی، "شعلہ و شبنم"، دہلی، مکتبہ جامعہ، 1936، ص55

10۔ عبید اللہ قدسی، آزادی کی تحریکیں، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، 1988ء

11۔ محمد علی، چودھری، پیش لفظ، مشمولہ "آزادی کی تحریکیں"، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، 1988، ص11

12۔ احمد فراز، "اے وطن اے وطن" مشمولہ "جنگ ترنگ" راولپنڈی، ادارہ مطبوعاتِ پاکستان، 1967ء، ص449